تقریظ

ترجمان الحدیث کی جلد نمبر ۱۹ کا یہ دوسرا شمارہ ہے۔ آج سے اٹھارہ برس قبل خطیب ملت، بطلِ حریت حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر ناظمِ اعلیٰ جمعیت اہلحدیث پاکستان نے بے سرو سامانی پُر آشوب سیاسی ماحول میں متوکلاً علی اللہ مسلکِ اہلحدیث کی علمی، تحقیقی اور دینی خدمات بجالانے کے لیے اس کا آغاز فرمایا تھا۔ علامہ صاحب کی فاضلانہ طرزِ نگارش۔ منفرد اسلوبِ بیان بلند پایہ افکار فصیح و بلیغ اندازِ تحریر نے اسے ملک کے قد آور علمی، تحقیقی اور دینی مجلات میں ممتاز مقام عطا کیا۔ علامہ صاحب کی عظمت بیان علمی، تحقیقی ادبی ذوق بحرِ سیاست کی شناوری قلم کی مضبوطی ۔ ادبی ذوق کی رنگارنگی اور خطابت کی رعنائیاں اور زیبائیاں مسلّم ہیں۔ وہ بولتے کیا موتی رولتے ہیں۔ اردو زبان میں ان کی خطابت تو مسلم ہی تھی۔ اب تو ان کی عربی خطابت کی عالمِ عرب میں دھوم مچی ہے۔ قسامِ ازل سے ان کو خطابت میں حصہ وافر ملا ہے۔ بلاشبہ موصوف عصرِ حاضر میں برصغیر پاک و ہند میں اردو زبان کے سب سے بڑے خطیب ہیں ان کے بیان کی عظمت۔ الفاظ کی شوکت قوتِ استدلال کا لوہا اپنے بیگانے سب مان چکے ہیں۔ ان کی خطابتی معرکہ آرائیاں ان کے بیان کی رعنائیاں بلا امتیازِ مسلک و مشرب سب سے زبردست خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

خالقِ کائنات نے جہاں ان کو معجز بیانی عطا فرمائی ہے۔ وہاں ان کے گوہر بار قلم کو علم و تحقیق کے میدانوں میں چوکڑیاں بھرنے کی خوب خوب صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان کے اشہبِ قلم کی جولانیاں کسی ایک میدان کی پابند نہیں ان کی ایک درجن سے زائد علمی۔ دینی۔ تحقیقی بلند پایہ تصنیفات ان کے ہمہ گیر مطالعہ۔ وسعتِ علم اور ہمہ جہتی معلومات کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔ بلاخوفِ لومۃ لائم یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ عجمی نژاد ہونے کے باوصف عرب علما۔ عرب شیوخ۔ عرب دانشوروں سے ان کا قلم اپنا لوہا منوا چکا ہے۔ ان کی گوناگوں تصنیفات دنیا بھر میں پھیل چکی ہیں۔ اردو عربی، فارسی، انگلش میں بعض کتابوں کے تراجم شائع ہو چکے ہیں خصوصاً القادیانی والقادیانیت ۔ الشیعہ والسنۃ ۔ الشیعہ والقرآن۔ الشیعہ واہل البیت الشیعہ والتشیع۔ الشیعہ وفرقھا۔ البہائیت ۔ البابیت ۔ البریلویت۔ موصوف کی وہ تصنیفات ہیں جن

کو دنیا بھر کے اہل علم نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اس حقیقت کے اظہار میں ذرہ باک نہیں کہ اس جوانی کے عالم میں کسی اہل علم کو علامہ صاحب جیسا قبولیت عامہ کا مقام حاصل نہیں ہوا نہ ہی کسی مصنف کی کتابیں اس کثرت سے شائع ہو کر دنیا بھر میں پھیلیں۔ علامہ صاحب کی کتابیں بلاشبہ ایک ایک لاکھ کی تعداد میں شائع ہو چکی ہیں۔ علامہ صاحب کی مصروفیات بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں تصنیفات و تالیفات اندرون ملک اور بیرون ملک عالمی تبلیغی دورے، کاروباری اشتغال اور جماعتی ذمہ داریوں نے ان کا ایسا گھیراؤ کیا کہ اب ترجمان کے لیے ان کا وقت نکالنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ حالانکہ ترجمان الحدیث کے قارئین علامہ صاحب کے فکر و نظر اور رشحات قلم کے ہر وقت متمنی اور مشتاق رہتے ہیں۔ علامہ صاحب نے ازراہ ذرہ نوازی اپنا یہ علمی اور تحقیقی مجلہ جماعت کی تحویل میں دے دیا۔ اگست ۱۹۸۴ء سے جمعیت اہل حدیث پاکستان کی نگرانی میں شائع ہو رہا ہے۔ علامہ صاحب کی تحریروں کا نعم البدل تو ہمارے بس سے باہر ہے۔ البتہ امکانی حد تک ہم ترجمان الحدیث میں علمی رنگینیاں، متنوع مضامین اور ملک بھر کے دانشوروں سے ان کے رشحات علم اور رشحات قلم سے ہر ماہ یہ علمی گلدستہ پیش کر رہے ہیں۔ اس سال ہم اس کے لیے نئے نئے علمی افق معلوم کرنے کا پختہ عزم رکھتے ہیں۔ ہماری خواہش اور کوشش یہ ہے کہ ترجمان الحدیث اپنے وقت کا بہترین بلند پایہ علمی، ادبی، تحقیقی اور دینی مجلہ ثابت ہو۔ ہم اپنے اہل علم بزرگوں اور نوجوان دانشوروں سے یہ بجا توقع رکھتے ہیں کہ حسب سابق ان کا علمی تعاون ترجمان الحدیث کو حاصل رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کی تکمیل فرمائی۔ چنانچہ قرآن کا ارشاد ہے۔ اَلْیَوْمَ اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (مائدہ) اسلام ہی خدا کی رضا اور خوشنودی کا مظہر ہے۔ قرآن ناطق ہے من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ (ال عمران) اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامل اور مکمل اسلام اپنانے کا حکم دیا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ لکم عدو مبین ہ (بقرہ)

ایک اور جگہ قرآن پاک کا ارشاد گرامی ہے یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا و انتم مسلمون۔ (ال عمران) جس دین کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا تھا اس کی تکمیل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوئی۔ چنانچہ قرآن پاک نے حضور پاک کی آفاقیت و عالمگیر حیثیت کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔

وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا (سبا)۔ قل یایھا الناس انی

رسول اللہ الیکم جمیعًا (اعراف) یا یہا النبی انا ارسلناک شاھدًا ومبشرًا ونذیرًا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا (احزاب) .

رب العالمین نے رحمۃ للعالمین کو بینات من الہدیٰ والفرقان عطا کرکے دنیا کی اصلاح و فلاح ہدایت اور نجات کے لیے صحیفۂ آسمانی قرآن عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تشریح یوں فرمائی۔ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم۔ الخ (بنی اسرائیل) وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا (بنی اسرائیل) قرآن کی حفاظت وصیانت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی۔ دنیا بھر کے علماء، فضلا، حفاظ، مفسّرین، محدثین، مبلغین اگر قرآن کی حفاظت و تبلیغ سے دست کش ہو جائیں تو بھی قرآن کسی کی حفاظت کا مرہون منت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون۔ (حجر)

قرآن کریم نے مختلف اسالیب میں قرآن کے اعجاز، قرآن کے کمالات دین کی تکمیل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اختتام کو واضح فرمایا۔ قرآن کا ارشاد ہے۔ ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیءٍ علیما۔ (احزاب)

قرآن کی آیات سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بیسیوں دلائل ملتے ہیں۔ اسی لیے عقیدہ ختم نبوت اسلام کے اساسی عقائد میں سے ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو آپؐ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تھا۔ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ولکن لا نبی بعدی وانا خاتم النبیین۔

ایک جگہ آپ نے فرمایا۔ انا خاتم النبیین والآدم منجدل لفی بین الماء والطین۔ کہیں فرمایا میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں سبے شمار احادیث سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت واضح ہے یہ بھی آپ کا ارشاد ہے۔ سیکون فی امتی ثلاثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

الغرض ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ کتاب وسنت نے عقیدۂ ختم نبوت کو واضح دلائل سے مدلل کیا ہے مسیلمہ کذّاب کی تمام تر تلبیسات اور اس کی تمناؤں کو حضور علیہ السلام نے پائے استحقار سے ٹھکرا دیا تھا۔ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد مسیلمہ کذّاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی اور سجاح نامی عورت نے جعلی، جھوٹی، خانہ ساز، من گھڑت اور مصنوعی نبوتوں کا خوفناک سوانگ رچایا۔ اور اپنی نبوت کے تحفظ کے لیے لشکر جرار تیار کیے۔

لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے سینکڑوں کی تعداد میں اپنی گردنیں کٹوا کر اور اپنے گرم خون کے نذرانے پیش کر کے پوری جرأت و استقامت، شجاعت اور بسالت سے ان خانہ ساز نبوتوں کو فنا کے گھاٹ اتارا اور تمام مدعیین نبوت کو داصل جہنم کیا۔ تمام مسلمانوں کا متفقہ طور پر یہ عقیدہ چلا آیا ہے کہ اللہ پاک نے نبوت و رسالت کا سلسلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ختم فرما دیا لیکن بایں ہمہ تاریخ کے ہر دور میں ایسے برخود غلط، زندیق اور بدعقیدہ لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنھوں نے مسلمانوں کے اساسی اور بنیادی عقیدہ کے خلاف بغاوت کر کے اجرائے نبوت کے ڈھونگ رچانے کی مذموم حرکت کی۔ لیکن اسلامی غیرت اور دینی حمیت سے سرشار مسلمانوں نے کبھی ان کو اس ڈھونگ کو رچانے کی اجازت نہیں دی۔ اس وقت کے مسلمان حکمرانوں نے اپنی دینی ذمہ داریاں محسوس کرتے ہوئے اس قسم کے زندیقوں کو پنپنے نہیں دیا۔

ہمارے عہد زوال کے بدترین دور میں فرنگی سامراج نے مردودانِ ازلی، غدارانِ ابدی، ملت فروشوں اور ضمیر فروشوں کو خوب نوازا۔ اور مسلمانوں میں انتشار و خلفشار ڈالنے، ان میں سر پھٹول پیدا کرنے نیز ان کے جذبۂ جہاد کو پامال کرنے کے لیے مشہور غدار ابن غدار مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان کے فرزند ارجمند مرزا غلام احمد کو نبوت و رسالت سے نوازا۔ العیاذ باللہ! جیسا کہ مرزا غلام احمد تبلیغ رسالت جلد ہفتم میں خود رقم طراز ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔ مرزا غلام احمد کیا تھے؟ انھوں نے کیا دعاوی کیے؟ اس نے انبیاء کی کیا توہین کی؟ صحابہ کرامؓ پر کیا کیچڑ اچھالا؟ علماء کو کیا گالیاں دیں؟ اور اولیاء امت پر کیا پھبتیاں کسیں؟ مسلمانوں کو کیا ملاحیاں سنائیں؟ ان کی پیش گوئیوں کا کیا حشر ہوا؟ ان کے اکاذیب کس طرح طشت از بام ہوئے؟ ان کی دعاء مباہلہ کا کیا بنا؟ سب سے پہلے اس کا کس نے تعاقب کیا؟ اس پر سب سے پہلے کفر کا فتویٰ کس نے لگایا؟ علماء اہل حدیث کی اس باب میں کیا خدمات ہیں؟ وغیرہ۔ تمام تفصیلات ماہ مارچ کی تصریحات میں لکھی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

گزشتہ دنوں ایران کے صدر علی خامنائی پاکستان کے دورے پر تشریف لائے۔ پاکستان نے حسب روایات خامنائی صاحب کا کھلے دل، کھلے ماتھے اور کھلے ظرف سے والہانہ استقبال کیا۔ اور نہایت عمدہ طریق سے انھیں خوش آمدید کہا۔ ہمیں حسن ظن تھا کہ صدر ایران فرقہ پرستی کا لبادہ اتار کر ایک سربراہِ مملکت کی طرح تشریف لائیں گے۔ لیکن افسوس ہماری تمنائیں شرمندۂ تکمیل نہیں ہو سکیں شیعہ حضرات نے پورے نظم و ضبط اور سعی بسیار سے صدر ایران کو شیعہ ثابت کرنے کی کوشش کی پہلے روز لاہور میں اچانک ان کی آمد کے پروگرام کی منسوخی سے مشتعل ہو کر شیعانِ حیدر کرار نے صدر ضیاء الحق

کے خلاف جو نعرہ بازی کی جو غیر شائستہ انداز اختیار کیا۔ وہ نہ صرف غیر شائستہ نامناسب بلکہ شرمناک ہے۔ دوسرے دن صدر ایران کی آمد پر شیعہ حضرات نے جو نعرہ بازی کی وہ بھی پاکستان کے مقام اور وقار کے منافی تھی۔ صدر ایران کو ان کا فوری نوٹس لینا چاہیے تھا۔ حکومت پاکستان کو بھی اس موقع پر اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے تھا۔ خمینی کے بارے میں جو نعرے لگائے گئے اسلام اور کتاب وسنت میں ان کا کوئی جواز نہیں۔

یوں تو صدر ایران نے اسلام آباد اور لاہور میں بڑی باتیں کیں۔ اور پریس کو براہ راست اپنے بیانات سے سرفراز کیا۔ چنانچہ ۱۶ر جنوری کے اخبارات میں علی خامنائی صدر ایران کا یہ بیان جلی سرخیوں سے شائع ہوا۔ کہ شیعہ سنی اختلاف امریکہ کی سب سے بڑی سازش ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے ایران میں قرآن کی برکتوں سے دشمنوں کی سازشوں کو ناکام بنا کر شیعہ سنی مسئلہ حل کیا۔ اب وہاں اسلام پر کوئی اختلاف نہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا پاکستان جو اسلام کے نام پر قائم ہوا۔ یہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ شیعہ سنی اختلاف کو ختم کر دیں۔ اگر ہماری جان بخشی فرمائی جائے تو کیا ہم خامنائی صاحب سے پوچھ سکتے ہیں کہ ایران میں اہل علم دانشوروں، ارباب فن اور اصحاب فنون کا جو قتل عام کیا گیا ہے کیا وہ بھی امریکی سازش ہے؟ خمینی صاحب کے معتمد علیہ دست راست اور اٹھارہ سالہ رفیق بنی صدر کو امریکی سازش کے تحت صدر بنایا گیا تھا۔ اور امریکی سازش کی وجہ سے اسے گولی کا نشانہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا؟ کیا امریکی سازش سے ہی وہ جان بچا کر ایران سے بھاگا؟ خمینی صاحب کے دوسرے دست راست صادق کتب زادہ کو امریکی سازش سے پہلے وزیر خارجہ اور پھر گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ ایران کے کرد لیڈر اور سُنی کیا امریکی سازش سے ہی خمینی کی خون آشامی کا شکار ہوتے؟

ہم مانتے ہیں واقعی آپ سچے ہیں کہ ایران سے خمینی کی انتقامی پالیسیوں نے سنیوں کا صفایا کر دیا ہے۔ اب وہاں واقعی ہی شیعہ سنی کوئی مسئلہ نہیں۔ جناب صدر ایران آپ بتا سکتے ہیں ایران کے تیس فیصد سنیوں کو ان کے مذہبی حقوق دیے گئے ہیں؟ ان کو نظر و فکر کی کوئی آزادی ہے؟ پورے ایران میں سنیوں کی کوئی مسجد ہے؟ ایران بھر میں سنیوں کو کسی دینی مدرسہ کے قیام و اجراء کی اجازت ہے؟ آپ کس قرآن کی برکت کا دعویٰ کرتے ہیں جس کو پاکٹ عثمان کہا جاتا ہے۔ جس کو حفظ کرنے کے لیے کسی شیعہ عالم نے نہ کبھی کوشش کی ہے اور نہ ان میں کوئی حافظ قرآن موجود ہے خمینی کے نظریات، خمینی کے عقائد اور خمینی کے بارے میں ایرانیوں کے اعتقادات،

اسلام میں ان کی کہاں تک گنجائش ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

آپ سنیوں کو جہاں رواداری کا سبق دے رہے ہیں وہاں پاکستانی شیعوں کو بھی رواداری کا پابند فرمادیں۔ ان کو جارحانہ تبلیغ، صحابہ پر تبرا بازی، اور امہات المومنین کے بارے میں سوئے ادبی سے باز رہنے کی تلقین کریں۔ اسی طرح کیا ہم یہ بھی دریافت کرسکتے ہیں۔ ایران عراق جنگ امریکی سازش کا نتیجہ ہے؟ اگر ایران عراق جنگ امریکی سازش ہے تو پھر اسلامی کانفرنس، ہلم سربراہ کانفرنس، امن کمیٹی، صدر طورے، صدر ضیاء الحق، شریف الدین پیرزادہ اور تیسری دنیا کی مصالحتی پیش کشوں اور کوششوں کو ایران نے کیوں تسلیم نہیں کیا؟ اگر یہ امریکی سازش تھی تو ان مصالحتی کوششوں کو بروئے کار لاکر اولین فرصت میں امریکی سازش کو ناکام ونامراد بنایا جاسکتا تھا۔ جبکہ صدر صدام ہر مصالحتی پیش کش اور ہر مصالحتی فارمولے کو بلاچون وچرا تسلیم کرتے ہیں۔ جناب خامنائی صاحب عراق ایران جنگ کا قتل عام، عربوں اور کھربوں روپے کی جائیداد کی تباہی کس اسلام کی رو سے جائز ہے؟ وعظ کرنی تو آسانی ہے عمل ہی مشکل ہے۔ کیا خمینی ازم کو اسلامی انقلاب کا نام دیا جاسکتا ہے؟ کیا خمینیات اسلام کی عکاس ہیں۔

۱۶؍جنوری کے روزنامہ اخبارات میں کوئٹہ کے حوالے سے کوئٹہ کی مجلس ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ کا ایک بیان شائع ہوا جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ اسرائیلی اخبار یروشلم پوسٹ میں ایک تصویر شائع ہوئی ہے جس کو بہت سے اخبارات نے شائع کیا ہے۔ تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ اسرائیل میں سبکدوش ہونے والے قادیانی سربراہ شیخ شریف نے سربراہ شیخ محمد حمید کا اسرائیلی صدر سے تعارف کروا رہے ہیں۔ شیخ شریف قادیانیوں کو اسرائیل میں مکمل آزادی دینے پر اسرائیل کی تعریف کررہے ہیں۔ ہمارا شروع سے یہ موقف ہے کہ قادیانی بین الاقوامی سامراج کے گماشتے ہیں۔ اسرائیل کے لیے عالم اسلام کی جاسوسی کرتے ہیں۔ اس حقیقت کا بارہا اخبارات میں اظہار ہوچکا ہے کہ پانچ صد سے زائد قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پاکستان نے نہ اسرائیل کو تسلیم کیا ہے نہ اس کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات ہیں۔ اسرائیل میں رہنے والے قادیانی اگر پاکستانی ہیں تو ہماری حکومت نے انھیں پاسپورٹ کیوں دیے ہیں ان کا اب تک نوٹس کیوں نہیں لیا گیا۔

جونیجو صاحب کی حکومت کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اس باب میں مضبوط موقف اختیار کرنا چاہیے۔ قادیانی ہمارے ملک کے قطعاً وفادار نہیں۔ ان کی وفاداریاں

باقی صفحہ ۴۱ پر